تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف:۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

میں اس کا ٹکڑا کٹ کر اس میں نہیں آجاتا۔ جب یہ فانی مجازی نور اپنے نور سے دوسرا نور روشن کردیتا ہے تو اس نورِ الٰہی کا کیا کہنا، نور سے نور پیدا ہونے کو نام و روشنی میں مساوات بھی ضرور نہیں، چاند کا نور آفتاب کی ضیاء سے ہے، پھر کہاں وہ اور کہاں یہ، علمِ ہیأت میں بتایا گیا ہے کہ اگر چودھویں رات کے کامل چاند کے برابر نوّے ہزار چاند ہوں تو روشنی آفتاب تک نہ پہنچیں گے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۴۱: از کلکتہ ۹ گوونڈ چند دھرن لین مرسلہ حکیم محمد ابراہیم صاحب بنارسی ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رسولِ مقبول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ کے نور سے پیدا ہیں یا نہیں؟ اگر اللہ کے نور سے پیدا ہیں نورِ ذاتی سے یا نورِ صفاتی سے یا دونوں سے؟ اور نور کیا چیز ہے؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان کرو اجر پاؤ گے۔ ت)

الجواب

جوابِ مسئلہ سے پہلے ایک اور مسئلہ گزارش کروں،

لقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ[1]۔ الحدیث۔

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق: "تم میں سے کوئی آدمی بُرائی دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر ایسا نہ کرسکے تو اپنی زبان سے بدل دے۔ الحدیث۔ (ت)

حضور پُرنور سیّدِ عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ذکرِ کریم کے ساتھ جس طرح زبان سے درود شریف پڑھنے کا حکم ہے اللّٰھم صل وسلم وبارك علیہ وعلٰی اٰلہٖ وصحبہٖ ابدا (اے اللہ! آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام اور برکت نازل فرما۔ ت)۔ درود شریف کی جگہ فقط صاد یا عم یا صلعم یا صلّعم کہنا ہرگز کافی نہیں بلکہ وہ الفاظ بے معنی ہیں اور فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لھم[2] میں داخل، کہ ظالموں نے وہ بات جس کا انہیں حکم تھا ایک اور لفظ سے بدل ڈالی فانزلنا علی الذین ظلموا رجزا من السماء بما کانوا یفسقون[3] تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا بدلہ ان کی بے حکمی کا۔ یونہی تحریر میں القلم احد اللسانین (قلم دو زبانوں میں سے ایک ہے۔ ت)

---

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۱

[2] القرآن الکریم ۲/ ۵۹

[3] " " "

بلکہ فتاوٰی تاتارخانیہ سے منقول کہ اس میں اِس پر نہایت سخت حکم فرمایا اور اسے معاذ اللہ تخفیفِ شانِ نبوت بتایا۔ طحطاوی علی الدرالمختار میں ہے :

یحافظ علی کتب الصلوٰۃ والسلام علٰی رسول اللہ ولا یسأم من تکرارہ و ان لم یکن فی الاصل ویصلی بلسانہ ایضا، ویکرہ الرمز بالصلاۃ والترضی بالکتابۃ بل یکتب ذٰلک کلہ بکمالہ، وفی بعض المواضع عن التتارخانیۃ من کتب علیہ السلام بالھمزۃ والمیم یکفر لانہ تخفیف و تخفیف الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کفر بلا شك ولعلہ ان صح النقل فھو مقید بقصدہ والا فالظاھر انہ لیس بکفر، نعم الاحتیاط فی الاحتراز عن الایھام والشبھۃ اھ مختصرًا۔

حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود و سلام لکھنے کی محافظت کی جائے اور اس کی تکرار سے تنگ دل نہ ہو اگرچہ اصل میں نہ ہو اور اپنی زبان سے بھی درود پڑھے۔ درود یا رضی اللہ عنہ کی طرف لکھنے میں اشارہ کرنا مکروہ ہے بلکہ پورا لکھنا چاہیے۔ تاتارخانیہ کے بعض مقامات پر ہے کہ جس نے علیہ السلام ہمزہ اور میم سے لکھا' کافر ہوگیا کیونکہ یہ تخفیف ہے اور انبیاء کی تخفیف بغیر کسی شک کے کفر ہے، اور یہ نقل صحیح ہے تو اس میں قصد کی قید ضرور ہوگی ورنہ بظاہر یہ کفر نہیں ہے، ہاں احتیاط ایہام اور شُبہہ سے بچنے میں ہے۔ (ت)

اس کے بعد اصل مسئلہ کا جواب بعون الملک الوہاب لیجئے۔ نُور عرفِ عامہ میں ایک کیفیت ہے کہ نگاہ پہلے اسے ادراک کرتی ہے اور اس کے واسطے سے دوسری اشیائے دیدنی کو۔

قال السیّد فی تعریفاتہ النور کیفیۃ تدرکھا الباصرۃ اولا وبواسطتھا سائر المبصرات[2]

علامہ سید شریف جرجانی نے فرمایا، نور ایک ایسی کیفیت ہے جس کا ادراک قوتِ باصرہ پہلے کرتی ہے پھر اس کے واسطہ سے تمام مبصرات کا ادراک کرتی ہے۔ (ت)

اور حق یہ کہ نور اس سے اجلٰی ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔

یہ جو بیان ہُوا تعریف الجلی بالخفی ہے کما نبہ علیہ فی المواقف وشرحھا (جیسا کہ مواقف اور

---

[1] حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار خطبۃ الکتاب المکتبۃ العربیۃ کوئٹہ ۱/۶

[2] التعریفات للجرجانی تحت اللفظ "النور" ۱۵۷۷ دارالکتاب العربی بیروت ص ۱۹۵